76060 ـ مرد پر زنا کی حد واجب ہونے کا وقت

سوال

بندہ زنا کی حد کا مستحق کب ہوتا ہے، آیا جب دونوں ختنے مل جائیں ؟
اور کیا جب جماع باہر ہی کیا جائے، یعنی مرد اپنی منی رحم سے باہر ہی خارج کر دے جس طرح کہ جو لوگ اولاد نہیں چاہتے وہ کرتے ہیں، یا کہ حد کا مستحق اس وقت ہو گا جب مکمل جماع ہو ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

زنا کی حد لگنے میں دخول شرط ہے، اور وہ مرد کی شرمگاہ عورت کی شرمگاہ میں داخل ہونا ہے، تو اس وقت دونوں ختنے مل جاتے ہیں، یعنی مرد کے ختنے کی جگہ عورت کے ختنے کی جگہ سے مل جاتی ہے، تو جب دخول ہو جائے تو وہ زنا کا مرتکب ہوگا جس سے حد لگتی ہے، چاہیے مرد کا انزال ہو یا نہ ہوا ہو، یا اس نے دخول کرنے کے بعد باہر ہی انزال کر دیا ہو، چاہیے، چاہیے مرد کا عضو تناسل منتشر ہو اور شہوت ہو یا ایسا نہ ہو.

فقھاء کے ہاں زنا کی حد کےمتعلق متفقہ شروط کے بارہ میں الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

" فقھاء کے مابین زنا کی حد میں یہ متفقہ شرط ہے کہ عضو تناسل کا اگلا حصہ، یا اس کے کٹے ہوئے میں سے کچھ حصہ عورت کی فرج میں داخل ہو تو حد جاری ہو گی، اور اگر اس نے بالکل داخل ہی نہ کیا ، یا پھر اس میں سے کچھ حصہ داخل کیا تو اس پر حد نہیں کیونکہ اس نے وطئ نہیں کی، اور اس میں انزال کی شرط نہیں، اور نہ ہی داخل کرنے کے وقت انتشار اور کھڑا ہونے کی شرط ہے، چاہیے انزال ہوا ہو یا نہ حد واجب ہو گی، اس کا عضو تناسل کھڑا ہو یا منتشر ہو یا نہ ہو " انتہی.

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (24 / 23).

دوم:

اس کا یہ معنی نہیں کہ انسان جب زنا کی حد تك نہیں پہنچا تو وہ دوسرے حرام کاموں کے ارتکاب میں سستی و کاہلی کرے؛ بلکہ اس سے وہ زنا بیان کرنا مراد ہے جس سے حد واجب ہوتی ہے، لیکن اجنبی عورت کے ساتھ مرد کی

خلوت كرنا، اور اسے چھونا اور اس سے بوس و كنار كرنا بھی بلا شك و شبہ حرام ہے، مسلمان شخص پر واجب ہے كہ وہ دنيا ميں اللہ تعالى كے عذاب كا خوف اور ڈر ركھتا ہوا اس سے اجتناب كرے، قبل اس كے كہ اسے آخرت كے عذاب سے دوچار ہونا پڑے.

اللہ تعالى سے ہمارى دعا ہے كہ وہ ہميں رشد و ہدايت سے نوازے، اور ہميں تقوى و عفت و عمصمت اور غنا عطا فرمائے.

واللہ اعلم .